Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے بچوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۵	احسان ۱۳۵۱ ہش	جون ۱۹۷۲ء	شمارہ ۶

:- ایڈیٹر :-

محمد شفیق قیصر

:- نائبین :-

• منیر الدین شمس • نصیر احمد

کتابت :- حمید الدین

سالانہ چندہ :- ۵ روپے	ہوائی ڈاک :- ۱۸ روپے
فی پرچہ :- ۵۰ پیسے	بحری ڈاک :- ۸ روپے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ❖ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان دار الصدر جنوبی ربوہ ❖ رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

شمائل احمدؑ

پیارے بچو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شمائل احمدؑ کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس صحابہ کی بیان کردہ روایات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس زندگی کے واقعات کو بہت ہی ایمان افروز رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب پاکستان بننے سے پہلے قادیان میں چھپی تھی اور ایک عرصہ سے نایاب تھی اَب مجلس نے اسے دوبارہ چھاپ دیا ہے۔

ہر احمدی بچے کو یہ کتاب خود خرید کر پڑھنی چاہیئے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں تا کہ ان کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس زندگی کے حالات کا علم ہو سکے۔

"بھائی جان"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

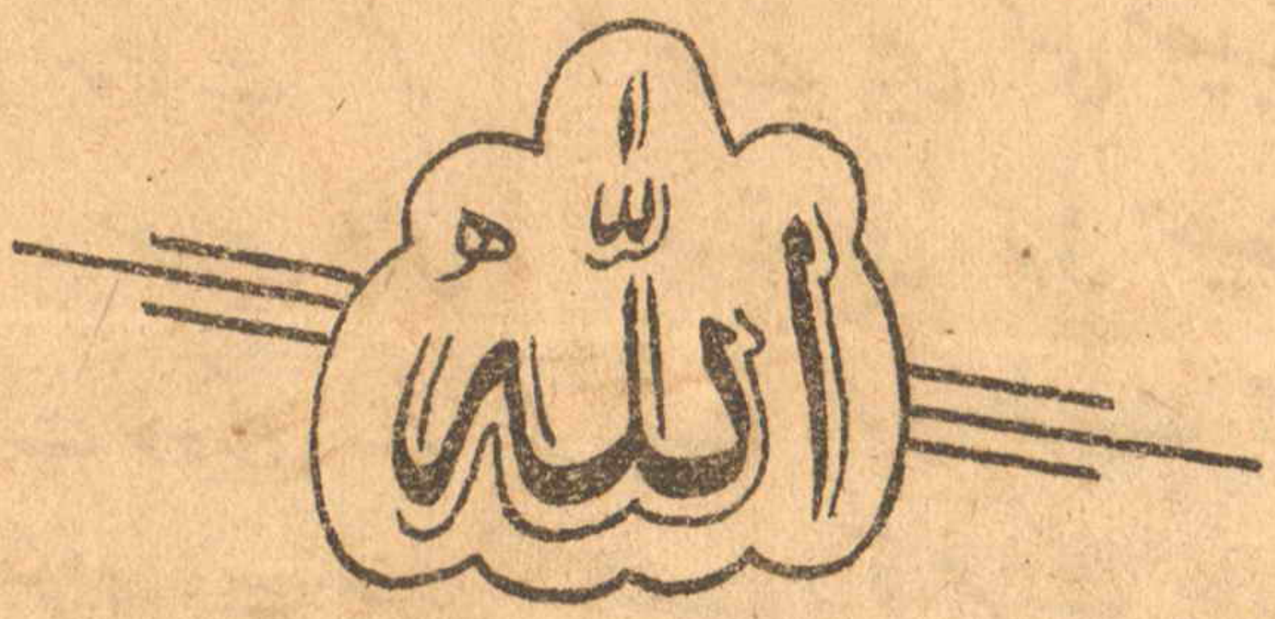

پیارے بچّو! یہ لمبی چوڑی زمین جس پر ہم سب رہتے، بستے، کھاتے، پیتے اور چلتے پھرتے ہیں۔ کس نے بنائی؟ اس زمین پر بے شمار انسان آباد ہیں، طرح طرح کے جانور اس پر بستے ہیں ان سب کا پیدا کرنے والا کون ہے؟ اونچے اونچے پہاڑ۔ ان پہاڑوں سے نکلنے والے دریا۔ دریاؤں کے علاوہ بڑے بڑے سمندر۔ پھر سمندروں میں بھی طرح طرح کی جاندار اور بے جان چیزیں ہیں ان سب کو کس نے پیدا کیا؟ پھر سوچو آسمان ہے جس کے نیچے اِس قدر وسیع دُنیا آباد ہے۔ گرم گرم سُورج جس کی شعاعیں تمام دُنیا میں اُجالا کرتی ہیں، پھر رات کی اندھیری میں چاندنی پھیلانے والا آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا کرنیوالا چاند، چاند کے گرد چمکنے والے بے شمار ستارے، ان سب کا بنانے والا کون ہے؟

پھر سوچو! آسمان کی طرف دیکھو زمین پر رہنے والوں کی طرف نظر دوڑاؤ، دماغ سے سوچو، دِل میں خیال کرو، آنکھوں سے جو چیزیں دیکھتے ہو، تمہارے کان جن چیزوں کے نام سُنتے ہیں، دماغ جن چیزوں کو سوچ سکتا ہے، دِل میں جن چیزوں کا خیال آ سکتا ہے ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا کون ہے؟

ہمارے گھر کو معمار نے بنایا ہے۔ کرسی اور میز جو ہم روزانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استعمال کرتے ہیں اسے بڑھئی بناتا ہے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ معمار کو کس نے بنایا ؟ معمار جن اینٹوں اور مٹی سے گھر بناتا ہے وہ کس نے بنائیں ؟ بڑھئی جس لکڑی سے میز اور کرسی بناتا ہے اس لکڑی کا بنانے والا کون ہے ؟ وہ کون سی ہستی ہے جس نے سب کو بنایا اور اُس کو کسی نے نہیں بنایا — پیارے بچّو! آپ کہیں گے۔ اللہ۔

پھر سوچو! آسمان سے پانی کون برساتا ہے ؟ زمین پر درخت کون اُگاتا ہے، درختوں پر پھل کس نے لگائے۔ طرح طرح کے پھل جو ہم کھاتے ہیں یہ کون کھلاتا ہے — یہ میٹھا پانی جس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے کون پلاتا ہے، ہماری بھوک، ہماری پیاس کو کون مٹاتا ہے۔ آپ کہیں گے۔ اللہ۔

جب ہم بیماری میں مُبتلا ہوتے ہیں، کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں، کوئی تکلیف ہمیں ستاتی ہے، کوئی ضرورت ہمیں پیش آتی ہے، تو ہم کسے پکارتے ہیں، کس سے اپنی فریاد کرتے ہیں، بیماری میں شفا دینے والا، مصیبت سے نجات دینے والا، تکلیف کو دُور کرنے والا۔ ہر ضرورت کو پُورا کرنے والا کون ہے۔ آپ کہیں گے۔ اللہ۔

عزیز بچّو! پھر غور کرو اور سوچو! اگر اللہ آسمان سے پانی نہ برسائے، زمین میں درخت نہ اُگائے۔ ہمارے کھانے کے لئے کوئی چیز نہ پیدا کرے۔ ہمارے پینے کے لئے ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا سامان نہ کرے۔ بیماری میں ہم کو شفا نہ دے۔ مشکلات اور مصیبتوں سے ہمیں نجات نہ دے۔ ہماری ضرورتوں کو وہ پورا نہ کرے۔ پھر کون ہے جس کو ہم اپنی بھوک اور

(باقی صـ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خبابؓ بن الارت رضی اللہ عنہ

حضرت خباب بن الارت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ ابتداء میں ہی پانچ چھ آدمیوں کے بعد آپ نے اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد لمبے عرصے تک بہت تکالیف اُٹھائیں۔ کفارِ مکّہ آپ کو لوہے کی زرہ پہنا کر گرمیوں کی چلچلاتی دُھوپ میں ڈال دیتے۔ لوہے کی زرہ گرم ہو کر جسم کے لئے بے حد تکلیف کا موجب بنتی۔ اکثر آپ کو بالکل سیدھا گرم ریت پر لٹا دیا جاتا جس کی وجہ سے آپ کی کمر کا گوشت تک گل کر گر گیا تھا۔ آپ ایک عورت کے غلام تھے جب اُسے یہ پتہ چلا کہ آپ نے اسلام قبول کر لیا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتے ہیں تو وہ لوہے کی سلاخ کو گرم کر کے آپؓ کے سر کو اس گرم سلاخ سے داغ دیتی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کو بُلایا اور آپ سے ان تکالیف کی تفصیل دریافت فرمائی جو کفارِ مکّہ آپ کو پہنچایا کرتے تھے۔ آپؓ نے عرض کیا "میری کمر دیکھیں"۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب آپ کی کمر دیکھی تو فرمایا کہ ایسی کمر تو کسی کی دیکھی ہی نہیں۔ حضرت خبابؓ فرمانے لگے کفارِ مکّہ مجھے آگ کے انگاروں پر لٹا کر گھسیٹتے چلے جاتے تھے یہاں تک کہ میرے جسم کی چربی اور خون سے وہ آگ خود بخود بجھ جاتی تھی۔

جب اسلام کی فتوحات ہوئیں اور اسلامی حکومت مختلف ملکوں میں قائم ہو گئی تو حضرت خبابؓ رویا کرتے تھے کہ اب ہمیں جو آرام و آسائش خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے یہ کہیں اس دُنیا میں ہی ہماری تکالیف کے بدلہ میں ہی تو نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اور ہم قیامت کے دن جنّت کے بھی حق دار ٹھہریں گے یا نہیں؟

حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافِ معمول بہت لمبی نماز پڑھی۔ صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہ! آج آپ نے خلافِ معمول بہت لمبی نماز پڑھی ہے تو حضورؐ نے فرمایا کہ مَیں نے آج اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کی تھیں دو ان میں سے قبول ہو گئیں اور ایک کے متعلق اللہ تعالیٰ نے انکار فرما دیا ہے۔ فرمایا مَیں نے یہ دعا کی تھی کہ اے خدا میری تمام اُمّت قحط سے ہلاک نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے میری اس دعا کو قبول فرما لیا۔ پھر فرمایا مَیں نے دوسرے نمبر پر یہ دعا کی تھی کہ اے خدا میری اُمّت پر کوئی ایسا دشمن مسلّط نہ کیجو جو اُن کو بالکل مٹا دے۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی قبول فرما لی۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ مَیں نے تیسری دعا یہ کی تھی کہ اے خدا میری اُمّت کو آپس کے لڑائی جھگڑوں سے بچائیو! تو اللہ تعالیٰ نے میری اِس درخواست کو منظور نہیں کیا۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سب سے پہلے صحابی ہیں جو کوفہ میں دفن ہوئے آپؓ کی وفات کے بعد ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی قبر پر سے گذرے تو فرمانے لگے۔ اے اللہ خبابؓ پر رحم فرما اپنی رغبت سے انہوں نے اسلام قبول کیا اور خوشی سے ہجرت کی اور اپنی عمر جہاد میں گذاری۔ خدا کی راہ میں بے شمار مصائب و تکالیف برداشت کیں۔ مبارک ہے وہ شخص جو قیامت کو یاد رکھے اور ہمیشہ اپنے اعمال کو ٹھیک رکھے تا جب خدا کے حضور حاضر ہو تو اس کا خدا اُس سے راضی ہو۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہؓ کا یہی حال تھا وہ ہر وقت خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر میں رہتے تھے اور ان کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی رضا کے واسطے ہی تھا۔

(منصورہ شفیق)

(بقیہ صـ۴):- پیاس کے وقت پکاریں! کون ہے جس سے ہم بیماری کے دنوں میں شفا حاصل کرنے کے لئے دعا کریں۔ جس سے ہم اپنی ضرورتوں کے پُورا کرنے کے لئے التجا کریں، آپ کہیں گے "سوائے اللہ کے اَور کوئی ہستی نہیں"۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِرْشَادِ رَسُوْلؐ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَانَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اِعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (مُسلم)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے عرض کی اے خدا کے نبی! مجھے کوئی ایسی بات بتائیں کہ مَیں اس سے فائدہ حاصل کر سکوں۔ اس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمانوں کے راستے میں سے تکلیف اور ٹھوکر کی چیز ہٹا دیا کرو۔

تشریح:- ایک اَور حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ ان دونوں حدیثوں میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے کِس طرح پیش آئیں۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ اُس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بھائی محفوظ رہیں وہاں یہ بھی تعلیم دی کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے بھائیوں کی تکلیف دُور کرنے اور انہیں فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور کم از کم یہ کہ جس راستہ سے مسلمانوں کو ٹھوکر لگنے کا ڈر ہو اس راہ سے ٹھوکر کی چیز کو دُور کر دیں۔ راہ اور ٹھوکر سے معمولی راستہ اور اینٹ پتھر ہی مراد نہیں بلکہ جس عمل سے بھی کسی مسلمان بھائی کو کوئی نقصان یا تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو اُسے اُس سے آگاہ کر کے اس تکلیف سے بچا لیا جائے۔

احمدی بچّوں کو چاہیئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو اپنی روزمرّہ زندگی کا معمول بنا لیں۔ (محمد شفیق قیصر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھبیس ۲۶ مئی

یہ مضمون پچھلے ماہ اس وقت موصول ہوا جب کہ مئی کا پرچہ شائع ہو چکا تھا اِس لئے اب اسے جون کے شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

۲۶ر مئی کا دن تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا کیونکہ اس تاریخ کو ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا آج سے ۶۴ برس پہلے وصال ہوا تھا۔

میرے ابّو جان گھر میں بچوں کو ہر مہینہ کی اہم تاریخوں کے متعلق ضروری باتیں بتاتے رہتے ہیں جیسا کہ مارچ کے مہینہ میں چھ تاریخ کو لیکھرام والی پیشگوئی پوری ہوئی اور ۲۳ر مارچ کو جماعتِ احمدیہ قائم ہوئی۔ اسی طرح ۲۶ر مئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کی وجہ سے اور ۲۷ر مئی جماعتِ احمدیہ میں خلافت قائم ہونے کے لحاظ سے قابلِ ذکر تاریخیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قریباً ۷۵ برس کی عمر پائی۔ وفات سے چند سال پہلے آپ کو اللہ تعالیٰ نے رحلت کے متعلق الہام کیا۔ پھر کئی دفعہ اس قسم کے الہامات ہوتے رہے۔ حضورؑ اپنا کام بڑی تیزی سے کرتے رہے۔ آخری سالوں میں کئی ایک اہم کتابیں لکھیں جیسے الوصیّت، حقیقۃ الوحی اور پیغام صلح۔

مئی ۱۹۰۸ء میں جو کہ حضور علیہ السلام کا آخری سفر تھا حضورؑ قادیان سے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور علیہ السلام کی بیوی حضرت اُمّ المومنین سیّدہ نصرت جہاں بیگمؓ اور بچّے بھی حضورؑ کے ساتھ تھے۔ حضورؑ اپنے اس سفر میں بھی پیغامِ حق پہنچانے میں مصروف رہتے۔ غیر احمدی ملنے والوں کو ہمیشہ تبلیغ کرتے اور اپنی آخری کتاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامِ صلح بھی لکھنے میں مصروف رہتے۔ اچانک ایک دن حضورؑ کی طبیعت خراب ہو گئی اور اسہال کی تکلیف شروع ہو گئی۔ حضرت حکیم حاجی نورالدین رضی اللہ عنہ جو حضورؑ کی وفات کے بعد حضور کے پہلے خلیفہ مقرر ہوئے، کو بُلوایا گیا۔ علاج ہوتا رہا مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اَور منظور تھا۔ حضرت اُمّ المومنینؓ نے گھبراہٹ میں کہا کہ یہ کیا ہوُا۔ حضور نے جواب میں فرمایا کہ یہ وہی ہوُا جو مَیں کہا کرتا تھا یعنی کہ میری وفات کا وقت قریب ہے۔ ۲۵ مئی کی رات گھر والوں اور احمدیوں کے لئے بہت پریشانی میں گزری اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء منگل کے دن صبح ۱۰ بجے حضور لاہور میں فوت ہو گئے اور جماعت کے لوگوں پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

حضرت اُمّ المومنینؓ نے نعش مبارک کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی اے اللہ یہ تو ہمیں چھوڑ گئے ہیں تو ہمیں نہ چھوڑیو۔ اِسی طرح حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جو اس وقت بالکل نوجوان تھے، نے بھی حضورؑ کی نعش کے سرہانے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ خواہ ساری جماعت حضورؑ کے سلسلہ کو چھوڑ جائے مگر مَیں نہیں چھوڑوں گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کو جاری رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بزرگوں کی دعاؤں کو سُنا اور انہیں ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال کیا۔ اس میں احمدی بچّوں کے لئے بہت اچھے سبق ہیں۔ مثلاً بزرگوں کی وفات پر ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ ہمیں اپنی زندگی کیسے گذارنی چاہیئے اور ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کے پیارے بن سکتے ہیں۔

آخر میں تشحیذی بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ ۲۶ مئی کا دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مطالعہ میں گزاریں جماعتِ احمدیہ اور اپنے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

(لقمان سعید۔ گوجرانوالہ)

نیکی کبھی ضائع نہیں جاتی (بقیہ صفحہ ۱۹)

کتنا اچھا ہوتا ہے اور نیکی کبھی ضائع نہیں جاتی۔ اور وہ آدمی کتنا ہی خوش نصیب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے بارش بھیجی۔ تو ہمیں بھی چاہیئے کہ نیکی کریں اور ہر حال میں کریں۔

(مسلم کتاب الزھد باب الصدقہ فی المساکین ص ۳۵۰/۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال کے فرائض

ننھے مُنّے بھائیو! آج میں آپ کی توجہ چند نہایت ہی اہم اور ضروری باتوں کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ ایک ایسی بات جس سے ذرّہ بھر بھی غفلت اور لاپرواہی آپ کے لئے مضر ثابت ہو سکتی ہے۔ اور جس پر عمل کرنے سے آپ خدا تعالیٰ کی نظروں میں بھی اور اس کے بندوں کی نظروں میں ایک اچھے انسان بن سکتے ہیں۔

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نماز باجماعت کی طرف توجہ دیں۔ نماز اسلام کا ایک بنیادی اور سب سے بڑا رکن ہے اور ہر مسلمان خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت، فرض کیا گیا ہے۔ وہ شخص جو نماز باجماعت کی طرف توجہ نہیں دیتا وہ صحیح طور پر مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں۔ حضور نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے نماز باجماعت کی پابندی کی طرف مسلمانوں کو خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔

قرآن مجید میں بھی بارہا جگہوں پر خدا تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ ایک دفعہ حضور صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مسجد میں نماز پڑھانے تشریف لائے تو دیکھا کہ مسجد میں بہت کم لوگ نماز کے لئے جمع ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ "میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنی جگہ کسی شخص کو امام کھڑا کروں اور کسی شخص کے سر پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھوا کر بے نمازیوں کے گھروں میں جاؤں اور اُن کے سمیت انکے گھروں کو آگ لگا دوں"۔ تو دیکھو میرے ننھے بھائیو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بھی نماز کے بارے میں اِس قدر سختی فرمائی ہے۔ پس آپ سب کا فرض ہے کہ پانچوں وقت باجماعت نماز کے عادی بن جائیں تا خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسولؐ کو خوش کر سکیں۔

(۲) دوسری اہم اور ضروری بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ مجلس کے ہر کام میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپی لیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جو مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کی اس کا سب سے بڑا مقصد ہی یہ ہے کہ بچوں میں صحیح معنوں میں اچھے کام کرنے کی رُوح پیدا ہو۔ بچے آپس میں مِل جُل کر رہیں۔ اچھے کام کریں۔ پڑھائی کے وقت پڑھیں اور کھیلنے کے وقت کھیلیں اور اِس طرح وہ منظّم ہو کر سلسلہ احمدیہ کے لئے ایک مفید وجود بن سکیں۔

پیارے بھائیو! آپ لوگ کل کے قائد ہو۔ جو آج بچے ہیں وہ مستقبل کے معمار ہیں۔ اپنے آپ کو کبھی چھوٹا نہ سمجھو آپ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اوّلؓ، حضرت خلیفہ ثانیؓ اور ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت دعائیں کی ہوئی ہیں اور اب بھی حضور ایدہ اللہ دعائیں کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ سب کا یہ فرض ہے کہ مجلس کے ہر کام میں منتظم یا سائق کے ساتھ تعاون کریں۔ اگر آپ کو کوئی کام وغیرہ ہو تو اچھے رنگ میں اپنے منتظم صاحب سے اس کی اجازت لیں۔ مجلس کے تمام پروگراموں میں شامل ہوں۔ اجلاسوں میں شامل ہوں۔ اپنے چندے باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں اور اپنے آپ کو دوسروں کے لئے ایک نمونہ بنائیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری اِن باتوں پر ضرور عمل کریں گے۔ اِس طرح سے آپ خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ خلیفہ کو خوش کر سکتے ہیں اور اپنے پیارے خلیفہ کی دعائیں بھی لے سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اور مجھے بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین یاربّ العالمین

(سیّد تنویر احمد شاہ
زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر غربی حلقہ القمر ربوہ)

نافرمانی کی سزا (بقیہ صفحہ ۱۴)

میں پانی چلا گیا تھا۔ سامنے وارڈ کا دروازہ کھُلا، دیکھا کہ دونوں دوستوں کے ابّا ہیں۔ خیر اسلم تو گھر چلا گیا لیکن احمد کافی دیر تک ہسپتال میں رہا جس کی وجہ سے اس کا ایک سال بھی ضائع ہو گیا۔ اَب احمد نویں کلاس میں ہے اور اسلم دسویں کلاس میں۔

تو دیکھا قدرت نے احمد کو نافرمانی کی کیسی سزا دی۔ ایک سال ضائع ہو گیا اِس لئے ہمیں بھی چاہیئے کہ نافرمانی نہ کریں۔

(مسرّت شمیم قریشی۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال اور مالی قربانی

تمام اطفال کو چاہیئے کہ جماعت کی ضروریات کے لئے ہر ممکن قربانی کریں۔ اگر خدا کے راستے میں اسلام کے لئے جان کی قربانی کی ضرورت ہو تو وہ بھی پیش کر دینی چاہیئے۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ ہمارے مبلغین جو باہر کے ملکوں میں گئے ہیں اُن کے لئے بھی پیسے کی ضرورت ہے اور باہر کے ملکوں میں جو مساجد اور سکول وغیرہ بن رہے ہیں ان کی تیاری پر بھی بہت روپیہ خرچ ہوتا ہے ہم کو بھی اپنی طاقت کے مطابق ان مالی قربانیوں میں ضرور حصہ لینا چاہیئے اور جو بھی ہم سے ہوسکے خدا تعالیٰ کی راہ میں ضرور خرچ کریں۔

پس ہم کو جو اپنے والدین کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس میں سے کچھ نہ کچھ دین کی راہ میں خرچ کریں۔ خدا کے غریب اور محتاج بندوں کی مدد کر کے خدا کی خوشنودی حاصل کریں اور جہاں تک ہو سکے نیکی کے کام کرنے کی خواہش اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو آدمی غریبوں اور محتاجوں کے دُکھ میں شریک ہوتا ہے اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے دُکھ میں شریک ہوگا۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے بارے میں آتا ہے کہ جو آدمی زمین پر خدا تعالیٰ کا گھر (یعنی مسجد) بناتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان پر اس کے آرام و آسائش کے لئے گھر بناتا ہے۔

احمدی بچّوں کو بھی چاہیئے کہ اپنے بڑوں کی نقل کرتے ہوئے جس قدر توفیق ہو دین کی خاطر مالی قربانی میں حصہ لیں۔ غریبوں کی مدد کریں اور اپنی ذمّہ داریوں کو اچھی طرح نبھانے کی کوشش کریں اور اچھے اچھے کام کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور خوشنودی کو حاصل کریں۔

(چوہدری عبدالکریم طاہر۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نافرمانی کی سزا

میں آج اپنے ننھے منّے بہن بھائیوں کو ایک ایسی کہانی سناؤں گا کہ اس سے آپ کو کوئی نصیحت حاصل ہو۔

اسلم جو آج کل کراچی کے ایک سکول میں تعلیم پا رہا ہے اس کا ایک دوست جس کا نام احمد ہے دونوں کی دوستی بہت گہری تھی۔ اسلم ایک اچھا لڑکا ہے وقت پر سکول جاتا ہے۔ کبھی کسی کو تنگ نہیں کرتا۔ لیکن احمد ایک شریر لڑکا ہے وہ بُرے لڑکوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے۔ احمد اور اسلم ایک ساتھ سکول جاتے ہیں ایک ساتھ کھیلتے ہیں۔

کل ان کے سکول میں ہاکی کا میچ تھا اور اللہ نے ان کے سکول کو کامیابی عطا کر دی۔ اسی وجہ سے آج ان کی اس خوشی میں چھٹی ہو گئی۔ احمد اور اسلم دونوں ٹہلتے ہوئے گھر جا رہے تھے۔ احمد نے ایک جگہ دیکھا کہ سرکس کا اشتہار لگا ہوا ہے احمد کھڑا ہو کر اشتہار پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور اسلم کو مجبوراً وہاں کھڑا ہونا پڑا کہ اچانک احمد کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا اور اسلم کو کلفٹن لے جانے پر مجبور کرنے لگا۔ اس کے بہت اصرار پر اسلم بھی رضامند ہو گیا۔ ان کے سکول کو ۱۲½ بجے چھٹی ہوتی ہے اور وہ ایک بجے گھر پہنچ جاتے تھے لیکن ابھی تو صرف ۸½ بجے تھے جب وہ کلفٹن پہنچے۔

اب وہاں پہنچ کر دیکھا کہ یہاں تو کوئی آدمی بھی نہ تھا۔ ایک دو دکان دار تھے۔ احمد اور اسلم کے پاس کچھ پیسے تھے انہوں نے وہاں سے چیزیں خرید کر کھائیں احمد نے کہا چلو اب پانی کے اندر بھی کچھ شغل کر لیں۔ اسلم نے بہت منع کیا کہ پانی میں نہ جاؤ لیکن وہ کہاں ماننے والا تھا، آگے سے کہنے لگا بس ڈر گئے کچھ نہیں ہوتا آ جاؤ۔ احمد نے بہت مجبور کیا خیر اسلم نے بھی پاؤں پانی میں رکھ دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد کہنے لگا آگے آؤ اور آگے آؤ لیکن اسلم آگے نہ گیا۔ احمد کہنے لگا اچھا تم نہیں آتے تو کیا ہوا ہم اکیلے ہی چلے جاتے ہیں اسلم نے بہت منع کیا اس نے کہا اگر ڈوب گئے تو یہاں بچانے والا بھی کوئی نہیں احمد نے کہا خود کو تیرنا نہیں آتا تو ہر ایک کو اپنی طرح مت سمجھا کرو ہمیں خوب اچھی طرح سے تیرنا آتا ہے۔ اسلم کے دل میں اب تو طرح طرح کے خیالات آنے لگے۔ وہ سوچنے لگا کہ مجھے یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا۔ احمد کہنے لگا ہم نے تو بڑی بڑی لہروں سے مقابلہ کیا ہے یہ تو کچھ بھی نہیں۔ یہ کہنا تھا کہ بس احمد پر مصیبت آ پڑی۔ اتنی بڑی لہر آئی کہ اس کی آواز اسلم کے کانوں میں آئی۔ اسلم بچاؤ بچاؤ اسلم بھی احمد کو پکارنے لگا۔ شور سُنکر دکانوں والے آ گئے اور کہنے لگے کیا ہوا کیا ہوا۔ اسلم نے بہت مشکل سے جواب دیا اح... اح... مد ڈوب گیا ہے۔ ایک دکان دار جو کہ نہایت دلیر معلوم ہوتا تھا کپڑوں سمیت پانی میں چھلانگ دی۔ احمد بےہوش ہو چکا تھا تھوڑی دیر بعد وہ احمد کو اُٹھا کر لے آیا۔ پھر اس کو ایک ٹیکسی میں ہسپتال لے گئے۔ اب تو اسلم بہت نادم ہوا اور کہنے لگا اے خدا مجھے معاف کر دے اب کبھی کسی کی نافرمانی نہ کروں گا لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔ اب گھڑی میں دیکھا تو دن کا ایک بج چکا تھا۔ اسلم بھی احمد کے ساتھ گیا۔ وقت کافی گزر چکا تھا۔ اسلم اور احمد کی امّی بہت پریشان ہو گئیں۔ احمد کی امّی نے احمد کے چھوٹے بھائی کو اسلم کے گھر بھیجا کہ شائد کچھ پتہ چلے لیکن اسلم میاں بھی گھر پر نہ تھے۔ اسلم کی والدہ سکول گئیں تو معلوم ہوا کہ چھٹی تو آج صبح ہی ہو گئی تھی۔ اب تو اسلم کی امّی کی حالت خراب ہو گئی۔ اور ادھر احمد ہسپتال میں تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلم سے پتہ لے کر آدمی کو بھیجا کہ احمد کے والد صاحب کو بُلا لائے اسلم کے ابّا بھی گھر آ چکے تھے۔ احمد کو ہوش آئی تو کچھ ایسی باتیں کرنے لگا جیسے اس کی یادداشت کھو گئی ہو۔ لیکن احمد کو یاد آ گیا کہ وہ کلفٹن گئے تھے۔ اسلم نے بتایا کہ وہ ہسپتال میں ہے۔ وہ ڈوبنے لگا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے بچا لیا ہے اب جو احمد نے وقت پوچھا تو پتہ چلا کہ ایک کب کا بج چکا ہے۔ احمد کی طبیعت بہت خراب تھی کیونکہ اس کے پھیپھڑوں

(باقی صـ۱۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزم و استقلال

(ناصر احمد ویس۔ ربوہ)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بادشاہ کو مٹی کھانے کی عادت پڑ گئی اور وہ مٹی سے اِس قدر مانوس ہو گیا کہ ہر وقت اس کی تعریف و توصیف کرنے لگا۔ درباریوں نے بھی جب بادشاہ کے مُنہ سے مٹی کی تعریف سُنی تو بوجہ بادشاہ کے ملازم ہونے کے وہ بھی مٹی کی تعریف کرنے لگ پڑے۔ بادشاہ نے کہا بعض لوگ مٹی کھانے کو مضر خیال کرتے ہیں لیکن ہمیں تو اس میں کچھ بُرائی یا مضرت معلوم نہیں ہوتی اس پر درباریوں نے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت! لوگ یُونہی اس کے نقصانات بتاتے ہیں ان کو کیا معلوم کہ مٹی میں کیا کیا خزانے اور عجائبات پائے جاتے ہیں۔ آخر سب انسانوں کی غذائیں مٹی ہی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور انسان جو اشرف المخلوقات ہے وہ بھی مٹی ہی سے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر مٹی نقصان دہ کیسے ہو سکتی ہے۔ بادشاہ درباریوں کی مٹی کے متعلق ایسی تعریفیں سُنکر مٹی کھانے کی عادت میں اَور بھی پختہ ہو گیا۔ جب مٹی کے استعمال پر بادشاہ کو ایک عرصہ گزر گیا تو اس کے بدنتائج ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ جگر خون پیدا کرنے سے رہ گیا۔ معدہ کی قوتِ ہضم میں فرق آگیا چہرہ پر بے رونقی اور مسوڑھوں اور زبان پر کمیٔ خون کے اثرات ظاہر ہونے لگے۔ ان علامات کے نمایاں ہونے پر بادشاہ نے پھر دربار میں ذکر کیا کہ مَیں نے مٹی کھانے کی عادت اختیار کی تھی لیکن مَیں نے مٹی کو کیا کھایا مٹی نے مجھے کھا لیا ہے۔ اور جو جو عوارض اسے لاحق ہوئے تھے وہ بیان کئے۔ اس پر درباریوں نے جو دراصل "راجہ کے غلام تھے نہ کہ بینگن کے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مٹی کی مذمت شروع کر دی۔ کسی نے کہا مٹی جیسی مذموم چیز اور کیا ہو سکتی ہے جو تمام مخلوقات کے پاؤں تلے روندی جاتی ہے۔ کسی نے کہا کہ ہر قسم کا گند زمین کے اندر جذب ہوتا رہتا ہے اِس لئے مٹی بھی بھلا کوئی قابلِ تعریف چیز ہے۔ الغرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ اور جو کسی کے مُنہ میں آیا بے چاری مٹی کے خلاف کہہ ڈالا۔

بادشاہ نے کہا اَب ماضی کو رہنے دو اور میری صحت کی بحالی کے لئے کوئی کوئی تجویز اور انتظام کرو۔ چنانچہ ملک کے طول و عرض سے بڑے بڑے نامی گرامی اور ماہر اطباء اور معالج درجنوں کی تعداد میں بادشاہ کے علاج کے لئے جمع کئے گئے اور علاج شروع ہؤا۔ بادشاہ نے معالجوں سے کہا کہ چونکہ مٹی کھانے کی عادت میرے اندر اچھی طرح راسخ ہو چکی ہے اور اس کو میں چھوڑ نہیں سکتا اِس لئے ایسا علاج کیا جائے کہ بغیر کسی وعظ و نصیحت اور پرہیز کے صرف دوا اور غذا کے استعمال ہی سے یہ عادت ترک کی جائے۔ چنانچہ علاج شروع ہؤا اور ایک عرصہ تک ہوتا رہا۔ لیکن نہ ہی بادشاہ مٹی کھانے سے باز آیا اور نہ ہی کوئی دوا اور غذا اِس عادت کو ترک کرانے کے لئے کارگر ثابت ہو سکی۔

ایک مدت کے بعد کوئی سیاح بادشاہ کے شہر میں آ نکلا اور اتفاق سے بادشاہ کے اطباء اور معالجوں کی قیام گاہ پر آ گیا۔ جب اس نے بادشاہ کی جانگسل بیماری اور اتنا لمبا عرصہ تک ناکام علاج کے متعلق سُنا تو بہت افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ علاج تو بہت آسان ہے لیکن اطباء نے تو یونہی اتنا لمبا عرصہ لگایا ہے۔ اُس سیاح کی یہ بات افواہاً سارے شہر میں پھیل گئی یہاں تک کہ ہوتے ہوتے بادشاہ کے کانوں تک بھی جا پہنچی۔ چنانچہ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس سیاح کو حاضر کیا جائے۔ جب وہ سیاح شاہی دربار میں حاضر ہؤا تو بادشاہ نے اسے مخاطب کر کے کہا کہ ایسی ایسی بات سُننے میں آئی ہے کیا یہ درست ہے؟ سیاح نے عرض کیا کہ ہاں یہ درست ہے اور میں آپ کا کامیاب علاج بہت ہی قلیل عرصہ میں کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ کیا آپ سب کے سامنے علاج کروانا چاہتے ہیں یا علیحدگی میں؟ یہ سُنکر بادشاہ کچھ متامل ہؤا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے خیال کیا کہ سب کے سامنے علاج کی صورت میں ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی بات وقوع میں آئے جو باعثِ خفّت ہو اِس لئے اُس نے کہا کہ مَیں علاج علیٰحدگی میں کروانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مناسب جگہ اور وقت پر، جو علاج کے لئے تجویز ہوُا وہ سیاح وہاں پہنچ گیا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ اس وقت علاج کے طور پر جو تجویز مَیں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا اگر وہ آپ مان لیں گے تو یقیناً آپ کو بیماری سے فوراً شفا ہو جائے گی۔ بادشاہ نے کہا کہ آپ کہئے مَیں اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ سیاح نے کہا کہ " اترك الحكومته" یعنی اپنی بادشاہت کو چھوڑ دو۔ بادشاہ اس تجویز سے بڑا حیران و متعجب ہوُا اور اس کی وجہ دریافت کی۔ سیاح نے عرض کیا کہ " بادشاہوں کو بادشاہوں سے مقابلے اور لڑائیاں بھی کرنی پڑتی ہیں پس آپ خود ہی بتائیں کہ جب آپ اِس حقیر اور ذلیل مٹی کا جو روزانہ پاؤں اور جُوتوں کے نیچے روندی جاتی ہے مقابلہ نہیں کر سکتے اور اس سے مغلوب ہو رہے ہیں تو جب آپ کا مقابلہ کسی زبردست بادشاہ سے ہو گا تو اس کے مقابل پر آپ کس طرح کامیاب ہو سکیں گے؟ یہ یقینی امر ہے کہ آپ شکست کھا کر نہ صرف اپنی بادشاہت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے بلکہ اپنی عزّت و آبرو اور جان بھی گنوائیں گے۔ پس کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ ابھی حکومت سے دستبردار ہو کر کسی زیادہ مناسب آدمی کو تخت پر بیٹھنے کا موقعہ دیں۔ ہاں اگر حکومت کرنے کا عزم و ارادہ ہے تو پھر "این عزم الملوك؟" (یعنی بادشاہوں کا عزم آپ میں کہاں ہے) یہ الفاظ کہہ کر سیاح نے بادشاہ کے عزم و استقلال کو بیدار کیا۔ آخر بادشاہ کے اندر بھی بادشاہوں جیسا دل اور خون لہریں لے رہا تھا۔ چنانچہ بادشاہ نے نہایت جوش، استقلال اور جلال سے فرمایا کہ " خدا کی قسم مَیں اَب کبھی مٹی کو ہاتھ بھی نہ لگاؤں گا" چنانچہ اس کے بعد اس نے مٹی کھانا ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا۔

اس کے بعد جب بادشاہ دربار میں آیا تو اس نے ذکر کیا کہ مَیں نے مٹی کھانی چھوڑ دی ہے۔ درباری اس فوری تبدیلی اور علاج سے بے حد متعجّب ہوئے تو بادشاہ نے کہا کہ علاج تو دراصل ہمارے اندر ہی فطری طور پر موجود تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف صحیح طور پر تحریک کرنے کی ضرورت تھی جو سیاح صاحب نے کر دی اور ہماری قوّتِ ضبط اور قوّتِ ارادی کو اُبھار دیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے سیاح کو بہت سا انعام و اکرام دے کر رخصت کیا۔

تو پیارے بہن بھائیو دیکھا آپ نے کہ کس طرح بادشاہ نے اپنے عزم و استقلال سے اپنی اس عادت کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا۔ پس اِس سے ہمیں یہ سبق حاصل ہؤا کہ انسانی فطرت گناہوں کی زہر سے خواہ کتنی ہی آلودہ کیوں نہ ہو جائے اس کے اندر ہی خدا تعالیٰ نے اِس زہر کا تریاق بھی رکھا ہؤا ہے۔ جس طرح پانی آگ کی حرارت سے خواہ کتنا گرم ہو جائے اور جوش سے اُبلنے لگے پھر بھی وہ شدید گرم پانی جب مشتعل آگ پر پڑتا ہے تو اس کو بُجھا دیتا ہے کیونکہ پانی میں حرارت کا اثر پیدا ہو جانا اس کی فطرت کے خلاف ہے۔ یہی حال انسانی فطرت کا ہے کہ شیطان جو ناری ہے چاہتا ہے کہ انسان کو بھی گناہوں میں ملوث کر کے ناری بنا دے۔ لیکن انسان کی قوّتِ ارادی اور قوتِ ضبط جو اس کی فطرت کے اصل جوہر کو جو کہ پاکیزہ ہے، اُبھارنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ پس ہمیں بھی چاہئے کہ ایسے ہی عزم و استقلال سے بُری عادتوں سے بچنے کی کوشش کریں ؂

لطائف

ایک دن لعل حسین نے کپڑے دھوئے اور پھر گیلے ہی پہن لئے۔ مَیں نے پوچھا کپڑے گیلے کیوں پہنے ہیں کہنے لگا سردی لگ رہی تھی۔

مَیں ایک دن بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک آدمی سائیکل پر سوار آ رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سائیکل مجھ پر آ چڑھا۔ مَیں نے غصّے کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا شرم نہیں آتی مُنہ پر داڑھی ہے اور بریکیں نہیں لگا سکے۔ اس آدمی نے جواب دیا یہ داڑھی ہے بریکیں تو نہیں۔

(محمد اشرف پرویز۔ گجراتی)

★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیکی بھی ضائع نہیں جاتی

(بدر النساء - ربوہ)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ قصّہ بیان فرمایا کہ ایک آدمی ایک بے آب و گیاہ جنگل میں جا رہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے۔ اس نے بادل میں سے ایک آواز سُنی کہ اے بادل فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر دے۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا اور پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسائی۔ پانی ایک چھوٹے نالے سے بہنے لگا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا۔ کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالہ ایک باغ میں جا داخل ہوا ہے اور باغ کا مالک بیلچے سے پانی اِدھر اُدھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے۔ اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا اے اللہ کے بندے تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے بادل میں سے سُنا تھا۔ پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا اے اللہ تعالےٰ کے بندے تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سُنی تھی کہ اے بادل فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تم نے کونسا ایسا نیک عمل کیا ہے جس کا یہ بدلہ تمہیں ملا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا اگر آپ پوچھتے ہیں تو سُنیں۔ میرا طریقِ کار یہ ہے کہ اِس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی حصّہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔ ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے گذارہ کے لئے رکھتا ہوں اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔

دیکھا نیکی کا انعام (باقی صفحہ 9 پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلا ٹکٹ مسافر

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کابلی پٹھان بغیر ٹکٹ ریل گاڑی میں سفر کر رہا تھا۔ جس ڈبّے میں وہ سوار تھا وہاں ایک ٹکٹ چیکر آ گیا اور اس نے دوسرے لوگوں کے علاوہ خاں صاحب سے بھی ٹکٹ دکھانے کا مطالبہ کیا تو خاں صاحب بگڑ کر بولے

"خو! ہم کابلی پٹھان ہے تمہارے ملک میں روزی کمانے آتا ہے ٹکٹ لینے نہیں آتا۔"

ٹکٹ چیکر نے اس سے بحث کرنے کی بجائے اُسے اگلے سٹیشن پر گاڑی سے اُتار دیا اور سٹیشن ماسٹر کے حوالے کر کے دو روپے کی رسید کاٹ کر اسے دے دی، جس کا مطلب یہ تھا کہ جب تک پٹھان دو روپے نہیں ادا کرے گا وہاں سے نہیں ہِل سکے گا۔

سٹیشن ماسٹر نے اُس سے دو روپے طلب کئے مگر خاں صاحب نے بالکل چُپ سادھ لی، اس کی تلاشی لینے کی بھی کسی نے جُرأت نہ کی۔ تھوڑی دیر بعد خاں صاحب نے ہینگ مصالحہ کا تھیلا سرہانے رکھا اور لیٹ گئے، شام ہوئی مغرب کی نماز پڑھی اور اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

اِدھر سٹیشن ماسٹر نے ان کی نگرانی کے لئے دو ملازموں کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی جو ان کی ہر حرکت کی نگرانی کر رہے تھے، جب انہوں نے دیکھا کہ خاں صاحب چلنے کو تیار ہیں تو فوراً ان کے پاس پہنچے اور پوچھا کہ خاں صاحب کِدھر کی تیاری ہے؟ تمہارے ذمّہ سرکار کے دو روپے ہیں ان کی ادائیگی کے بغیر آپ یہاں سے ہِل نہیں سکتے۔

خاں صاحب فرمانے لگے "تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرکار نے یہ کب کہا ہے کہ کھانا بھی نہ کھاؤ۔ آج تو ہم سرکاری مہمان ہے کھانا بڑے بابو کے پاس کھائے گا۔" یہ کہہ کر خاں صاحب سٹیشن ماسٹر کے گھر کی طرف چل پڑے۔ دونوں پہریدار اس سے لپٹ گئے مگر وہ اس کے کندھوں سے یوں لپٹے ہوئے تھے جیسے پانی کے ڈول۔ خاں صاحب ہینگ صالحہ کا تھیلہ پیٹھ پر ڈالے اور پہریداروں کو بغل میں دبائے سٹیشن ماسٹر کے گھر جا پہنچے اور کہنے لگا "بابو جی رات ہو گیا۔ مسافر بھوکا ہے ابھی تک آپ نے کھانا بھی نہیں بھیجا، یہ کیا مہمان نوازی ہے! کس سرکار نے آپ سے کہا ہے کہ مسافروں کو کھانا بھی نہ دو اور بھوکا رکھو۔"

سٹیشن ماسٹر گھبرا کر باہر نکلا اس نے خاں صاحب کے ہاتھوں اپنے ملازموں کا حشر دیکھا تو اسے سمجھانے لگا کہ تم سرکاری مہمان نہیں ہو بلکہ سرکاری مجرم ہو دو روپے ادا کرو اور چلتے بنو۔ کھانے کا خود انتظام کرو۔ خاں صاحب مسلسل کہتے رہے کہ رات ہو گئی ہے اب میں کہاں جاؤں رات یہیں رہوں گا کھانا دو زیادہ باتیں مت بناؤ۔ اس پر سٹیشن کے دوسرے عملہ نے بھی اپنا سارا زور لگایا کہ خاں صاحب کو چلتا کریں مگر وہ ہلنے کا نام نہ لیتا تھا۔

آخر سٹیشن ماسٹر گھر گیا اور میٹھے چاولوں کی ایک پلیٹ بھر کر لے آیا مگر ایک پلیٹ سے خاں صاحب کا کچھ بھی نہ بنا اسے فوراً چٹ کر کے بولا "بابو اور لاؤ۔"

سٹیشن ماسٹر حیران کھڑا سوچ رہا تھا کہ اس بن بلائی آفت کا کیا کیا جائے اور کس طرح اس سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ سٹیشن ماسٹر یہ سوچ رہا تھا اُدھر خاں صاحب نے اندر داخل ہو کر چولہے سے چاولوں کا دیگچہ اُتارا اور سب چاول ہڑپ کر کے (جو آٹھ دس آدمیوں کے لئے پکائے گئے تھے) کہنے لگا "بابو چاول اچھا تھا مگر بہت تھوڑا تھا خیر باقی ہم کسی مسجد میں جا کر کھا لے گا۔"

سٹیشن ماسٹر نے اپنی جیب سے دو روپے ادا کر دئے اور خاں صاحب کو رخصت کرتے ہوئے کہا "بابا خیر سے جا مگر اس لائن پر پھر کبھی سفر نہ کرنا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سابق ریاست بہاولپور کی ایک لوک کہانی

لالچی بُڑھیا

(زبیدہ خانم۔ خان پور)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بوڑھی اماں مکّی کے دانے بھنانے گئی۔ جب وہ دانے بھنوا کر واپس گھر جا رہی تھی تو راستے میں کیچڑ ہونے کی وجہ سے سارے دانے گر گئے۔ بےچاری بیٹھ گئی چُننے۔ جب وہ دانے چُن رہی تھی تو ایک کوّا اُس کے پاس آیا اور ہمدردانہ لہجے میں کہا کہ "نانی اماں نانی اماں! مَیں بھی دانے چُگوا لوں"۔ بُڑھیا اس کی ہمدردی کو دیکھتے ہوئے بولی "ہاں بیٹے چُگوا لو"۔ کوّا دانے چُنوانے کے لئے بیٹھ گیا۔ جب تمام دانے چُنے گئے اور بُڑھیا جانے لگی تو کوّے نے درخت پر بیٹھتے ہوئے اپنے پَر کے نیچے سے مکّی کا ایک دانہ نکال کر دکھایا اور چڑاتے ہوئے کہا "نانی اماں نانی اماں! دیکھ تیرا مکّی کا دانہ"۔ جب بُڑھیا نے دانہ دیکھا تو اس سے کہنے لگی "کوّے میاں سیدھی طرح میرا دانہ واپس کرو ورنہ مَیں درخت کو کہوں گی کہ وہ تمہیں اُڑا دے"۔ کوّا بولا "کہتی ہے تو کہتی رہ" بُڑھیا درخت سے مخاطب ہوئی "درخت رے درخت! تو کوّے کو اُڑائے گا یا نہیں"۔ درخت بولا "میرا کیا واسطہ" وہ بولی "ترکھان کو کہوں کہ وہ تمہیں کاٹ دے"۔ درخت بولا "کہتی ہے تو کہتی رہ"۔

وہ ترکھان کے پاس گئی اور بولی "ترکھان رے ترکھان! تُو درخت کو کاٹے گا یا نہیں"۔ وہ بولا "میرا کیا واسطہ" وہ بولی "بادشاہ سے جا کر کہوں کہ وہ تمہیں مُلک بدر کر دیں" ترکھان بولا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کہتی ہے تو کہتی رہ"۔ وہ بادشاہ کے پاس گئی اور بولی "بادشاہ سلامت! آپ ترکھان کو مُلک بدر کریں گے یا نہیں؟" وہ بولا "میرا کیا واسطہ" بُڑھیا نے کہا کہ "ملکہ سے کہوں وہ آپ سے رُوٹھ جائے"۔ بادشاہ بولا "کہتی ہے تو کہتی رہ" وہ ملکہ کے پاس گئی اور کہا "بیگم صاحبہ! آپ بادشاہ سے رُوٹھیں گی یا نہیں؟" اُس نے کہا "میرا کیا واسطہ" بُڑھیا بولی "چوہوں سے کہوں کہ وہ آپ کے زیورات کو خراب کر دیں؟" ملکہ بولی "کہتی ہے تو کہتی رہ"۔ وہ چوہوں کے پاس گئی اور بولی "اے چوہو! کیا تم ملکہ صاحبہ کے زیورات خراب کرو گے یا نہیں؟" وہ بولے "ہمارا کیا واسطہ" بُڑھیا نے کہا "بلیوں سے کہوں کہ وہ تمہیں کھا جائیں؟" وہ بولے "کہتی ہے تو کہتی رہ"۔ وہ بلیوں کے پاس آئی اور بولی "بہن بلیو! تم چوہوں کو کھاؤ گی یا نہیں؟" وہ بولیں "ہمارا کیا واسطہ"۔ بُڑھیا نے کہا "جاؤں کہوں لکڑیوں کو کہ وہ تمہیں ماریں؟" وہ بولے "کہتی ہے تو کہتی رہ" وہ لکڑیوں کے پاس گئی اور بولی "لکڑیو! کیا تم کتّوں کو مارو گی یا نہیں؟" وہ بولیں "ہمارا کیا واسطہ"۔ بُڑھیا نے کہا "آگ سے جا کر کہوں کہ وہ تمہیں جلا دے؟" لکڑیوں نے کہا "کہتی ہے تو کہتی رہ"۔ وہ آگ کے پاس گئی اور کہا "آگ ری آگ! تُو لکڑیوں کو جلائے گی یا نہیں" وہ بولی "میرا کیا واسطہ" بُڑھیا نے کہا کہ "جا کر چھوٹی نہر سے کہوں کہ وہ تمہیں بُجھا دے؟" وہ بولی "کہتی ہے تو کہتی رہ"۔ وہ چھوٹی نہر کے پاس گئی اور کہا "چھوٹی نہر تُو آگ کو بُجھائے گی یا نہیں" اس نے کہا "میرا کیا واسطہ" بُڑھیا نے کہا کہ "بڑی نہر سے کہوں کہ وہ تجھے پی لے" چھوٹی نہر بولی "کہتی ہے تو کہتی رہ"۔ آخرکار وہ بڑی نہر کے پاس گئی اور دُکھ بھرے لہجے میں کہا "بڑی نہر تُو چھوٹی نہر کو پیئے گی یا نہیں" وہ بولی کیوں نہیں۔ یہ کہہ کر وہ مُنہ پھیلا کر ہا آ آ آ آ آ کرتی ہوئی چھوٹی نہر کو پینے کے لئے بڑھی۔

چھوٹی نہر نے جو یہ دیکھا تو ڈر گئی اور منّت کرتے ہوئے بولی "مجھے نہ پیُو مَیں آگ کو بجھاؤنگی"۔ آگ بولی "مجھے نہ بُجھاؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو مَیں لکڑیوں کو جلاؤں گی" لکڑیوں نے کہا "ہمیں نہ جلاؤ تو ہم کُتّوں کو ماریں گی"۔ کُتّے بولے "ہمیں نہ مارو تو ہم بلّیوں کو کھائیں گے" بلّیاں بولیں "ہمیں نہ کھاؤ تو ہم چوہوں کو کھائیں گی"۔ چوہے بولے "ہمیں نہ کھاؤ تو ہم ملکہ کے زیورات خراب کریں گے"۔ ملکہ بولی "میرے زیورات خراب نہ کرو تو مَیں بادشاہ سے رُوٹھوں گی"۔ بادشاہ بولا "مجھ سے نہ رُوٹھو تو مَیں ترکھان کو مُلک بدر کروں گا" ترکھان بولا "مجھے مُلک بدر نہ کرو تو مَیں درخت کو کاٹوں گا" درخت بولا "مجھے نہ کاٹو مَیں کوّے کو اُڑاؤں گا"۔ کوّا بولا "مجھے نہ اُڑاؤ مَیں مکّی کا دانہ واپس کروں گا"۔

چنانچہ کوّے نے دانہ واپس کر دیا اور وہ لالچی بُڑھیا اپنے دانے لے کر گھر چلی گئی۔

---

*نے کرنل قذافی کی اُس امداد کا جو انہوں نے حالیہ جنگ میں کی تھی اعتراف کرتے ہوئے لاہور میں نیشنل سٹیڈیم کا نام کرنل قذافی سٹیڈیم رکھ دیا ہے۔

آؤ تشحیذی بھائیو! ہم بھی اس مُلک کے غیّور عوام اور مردِ مجاہد کرنل قذافی کو سلام کریں جس نے آڑے وقت میں ہماری مدد کی۔

(بشارت اللہ خاں ساجد۔ ڈنڈ پور کھرولیاں)

لیبیا

قارئینِ تشحیذ آج آپ کو ایک ایسے اسلامی ملک کی سَیر کرائی جائے گی جس نے حالیہ جنگ میں ہماری کُھلّم کُھلّا حمایت کی اور ہندوستانی جارحیّت کی مذمّت کی۔ اس عظیم ملک کا نام لیبیا ہے اور سربراہِ مملکت کا نام کرنل قذافی ہے۔ لیبیا کا سابقہ نام طرابلس ہے۔ یہ پہلے سلطنتِ ترکی کا ایک حصّہ تھا۔ ۱۹۱۱ء میں یہاں اٹلی نے حملہ کیا لیکن عربوں نے اُن کے چھکّے چھڑا دئے دوسری عالمی جنگ میں اس پر انگریزی تسلّط چھا گیا لیکن جنوبی حصّہ فرانسیسیوں کے قبضہ میں رہا۔ بعد میں اہلِ امریکہ نے یہاں فضائی اڈّے قائم کر لئے۔ ۱۹۴۹ء کو اسے آزادی حاصل ہوئی۔

لیبیا میں مزے کی بات یہ ہے کہ وہاں اَب کوئی اخبار اور رسالہ شائع نہیں ہوتا لوگوں کو ٹیلی ویژن اور ریڈیو سے ہی خبریں ملتی ہیں۔ یہ اقدام کرنل قذافی نے کیا ہے انہوں نے تمام صحافیوں پر مقدمے چلائے اور تمام اخبارات کو بند کر دیا۔

صدرِ پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو

*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیاب ہونیوالے احمدی بچوں کیلئے مبارک اور دعا

مُبارک اے عزیزو تم کو علمی کامیابی ہو
دُعا اللہ سے یہ ہے آپ کی قسمت نوابی ہو

خدا تعالیٰ تمہاری محنتوں میں بہت برکت دے
تمہاری کامیابی جو بھی دیکھے لاجوابی ہو

ترقّی ہو مقدّر میں تمہارے دین و دُنیا کی
دُعا ہے آپ کی قسمت کی ہر رفعت عقابی ہو

خدا تعالیٰ تمہیں صحت سے لمبی زندگانی دے
تمہارے حق میں اُس کی رحمتوں کی بے حسابی ہو

خدا محفوظ رکھے آپ کو ہر رنج اور شر سے
ہمیشہ ہی مقدّر میں تمہارے صحت یابی ہو

خلافتِ احمدیت سے تمہارا پختہ ہو تعلق
نہ اِس رحمت و برکت سے تمہاری اجتنابی ہو

ترقّی کی طرف اُٹھیں تمہارے قدم تیزی سے
نہ بے تابی قلب میں ہو نہ صحت میں خرابی ہو

دُعا اسحاق کرتا ہے تمہارے واسطے ہر دم
ہمیشہ آپ کی نگران وہ ذاتِ توّابی ہو

(محمد اسحاق نثار مربّی اطفال گنج مغلپورہ - لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کی تنظیم

۱۹۳۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلسِ خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا اور اس کے ساتھ ہی خدام کے چھوٹے عزیزوں کے لئے (جو کہ سات سال سے پندرہ سال کی عمر کے تھے) اطفال الاحمدیہ کی تنظیم مقرر فرمائی تاکہ جماعت کی آئندہ نسل بہتر تربیت پاکر علمی اور عملی کردار کے ساتھ پروان چڑھے تا جماعت کی وہ ذمّہ داری جو عنقریب اُن پر آنے والی ہے اسے اُٹھانے کے قابل بن سکیں اور اس کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کو غلبہ حاصل ہو۔ سچ ہے کہ موجودہ زمانہ میں جماعت کی ترقی کے دو ہی ذرائع ہیں۔ ایک تبلیغ اور دوسرا آئندہ نسل کی تربیت۔ بھائیو آج جماعت کی ترقی اور وسعت کے پیشِ نظر احمدی نونہالوں کی تربیت اور تنظیم بہت ضروری امر ہے تاکہ احمدی نونہال بہتر تربیت پاکر اور تنظیم سے وابستہ ہو کر میدانِ عمل میں آئیں اور اسلام اور احمدیت کی مضبوطی و ترقی کا موجب بنیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ :-

"وہی قوم زندہ سمجھی جا سکتی ہے کہ جس کی آنے والی پود زیادہ عزم والی ہوتی ہے جس کی آنے والی پود زیادہ قربانی کرنے والی ہوتی ہے جس کی پود نظم پر قائم ہوتی ہے اور روحانیت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔"

ہمارے پہلے بزرگ ہمارے لئے روشنی کے مینار تھے وہ جماعت کے ستون تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی اسلام اور احمدیت کی خاطر وقف کر دی وہ ہستیاں جماعتی مفاد کی خاطر اپنی جانوں کی پرواہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ کرتی تھیں۔ ان کی ہر حرکت جماعت کے لئے آبپاشی کا کام دیتی تھی۔ وہ آج آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ کی منشاء و رضا کے تحت ہماری جماعت سے جُدا ہوتی جا رہی ہیں۔ اس کی وجہ سے جماعت میں ایک حد تک خلاء کا عالم ہے اور جماعتی تنظیموں میں بھی ایک حد تک اِن بزرگ ہستیوں کے اُٹھ جانے کی بناء پر اِن کی غیر حاضری کا احساس ہو رہا ہے۔

اِس موقعہ پر ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کی آئندہ نسل پختہ عزائم کے ساتھ، ولولہ اور جوش کے ساتھ جماعت کی ذمّہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے آگے بڑھے اور اس خلاء کو جو جماعت کی عظیم شخصیتوں کے اُٹھ جانے کی بناء پر پیدا ہو گیا ہے پُر کرے اور جماعت کے اندر جو کمزوری کی حالت پیدا ہونے کا ڈر ہو اُسے دُور کرے تا جماعت کے پہلے بزرگوں نے جماعت کی ترقی اور مضبوطی کے لئے جو محنتیں اور کوششیں اور قربانیاں کی ہیں وہ رائیگاں نہ جائیں حضور نے ایک اَور موقع پر ترقی کرنے والی قوموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں نے پہلے بھی متواتر جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی کامیابی کے لئے کسی ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوتی۔ جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اسی وقت کامیاب ہوتے ہیں جبکہ متواتر کئی نسلیں ان کو پُورا کرنے میں لگی رہیں۔ جتنا وقت انکو پورا کرنے کے لئے ضروری ہو اگر اتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتے۔ اور اگر وہ مکمل نہ ہوں تو اِس کے معنی یہ ہوں گے کہ پہلوں نے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جو محنتیں اور کوششیں اور قربانیاں کی ہیں وہ سب رائیگاں گئیں"۔

اِس حوالہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہماری جماعت کا کام بہت وسیع ہے اور فی الحقیقت اصلاحِ خلق کا کام ایک لمبے عرصے کا تقاضا کرتا ہے اس کے لئے ایک یا دو نسلوں کی ضرورت نہیں بلکہ متواتر کئی نسلوں کی ضرورت ہے جو کہ اس کے لئے دن اور رات ایک کر دیں تب جا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے کام مکمل ہوتے ہیں اور یہ تب ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ جب ہر آنے والی نسل اِس بات کے لئے مصروف ہو کہ اِس جماعت کی ترقی کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دینا اور جب ہر فرد کیا بوڑھا اور کیا جوان اور کیا بچّہ اور کیا عورت سب یہی سمجھیں کہ جماعت کا ستون میں ہوں اگر مجھ میں تھوڑی سی کمزوری واقع ہوئی تو جماعت کو نقصان پہنچے گا۔ اور جب آئندہ نسل کے دل میں یہ عزم ہو کہ جب تک ہمارے اندر سانس باقی ہے ہم جماعت کے لئے نہ دن کو آرام سے بیٹھیں گے نہ شام جب تک کہ اسلام اور احمدیت ساری دُنیا پر غالب نہ آجائے اور ہر طرف سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدائیں بلند نہ ہونے لگیں۔

بھائیو! آؤ ہم عزم کریں کہ جب تک ہماری جان میں جان ہے ہم جماعت کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزّت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے اور شدید سے شدید مشکل کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حق و صداقت پر قائم رہیں گے ہمیشہ تنظیم کے ساتھ وابستہ رہیں گے اور ہمیشہ ہمّت اور جوش۔ پختہ عزم۔ بلند ہمّتی اور جوانمردی سے کام لیں گے اور دین کو دُنیا پر مقدّم رکھیں گے اور دوسروں کو بھی اِس کی تلقین کرتے رہیں گے۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کا تقوےٰ اختیار کریں گے تا وہ دن جلد آئے جب ہم اس مقصد کو پالیں جس کے لئے خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو کھڑا کیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ان مقاصد میں کامیاب کرے اور ہماری رہنمائی فرمائے اور اس کی تائید اور نصرت شاملِ حال رہے۔

آمین یا ربّ العٰلمین

(احمد حسین نیازی۔ سیّدوالہ ضلع شیخوپورہ)

ابنِ مسیحا کے فرزند کی دُعا

ربوہ! مانا تیری آب و ہوا اچھی ہے
رات دن اچھے تیری صُبح و مسا اچھی ہے
لیکن اِک چیز جو نایاب ہے دُنیا بھر میں
وہ تیرے ابنِ مسیحا کے فرزند کی دُعا اچھی ہے

(عبد الحمید زرگر۔ کالا گجراں ضلع جہلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بولنے والا گھوڑا

کہتے ہیں سیلون کے ملک میں ایک بے وقوف بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس بادشاہ کے پاس ایک بہت ہی خوبصورت گھوڑا تھا۔ بادشاہ کو اس گھوڑے سے بہت محبّت تھی۔ اس بادشاہ کے دربار میں ایک بہت ہی عقل مند اور خداترس پنڈت تھا۔ پنڈت اپنی نیکی اور عقل مندی کی وجہ سے لوگوں میں بہت ہی مقبول تھا اور لوگ بڑی توجہ سے اس کی باتوں کو سُنتے اور ان پر عمل کرتے۔ بادشاہ کو جب یہ علم ہؤا کہ میری رعایا میرے ایک درباری کو اِس قدر عزّت کی نظر سے دیکھتی ہے تو اسے بہت غصّہ آیا کہ میرا ملازم ہو کر اس کی یہ جرأت کہ لوگ اس کی باتوں کی طرف تو توجہ دیں اور میری باتوں کی طرف بالکل دھیان ہی نہ دیں۔

بادشاہ نے سوچا کہ پنڈت کو کسی نہ کسی طرح ختم کر دیا جائے۔ مگر لوگوں سے ڈرتا تھا کہ اگر اُسے قتل کرا دیا تو لوگ اس کے خلاف بغاوت کر دیں گے۔ آخر اس نے ایک ترکیب سوچی اور ایک دن پنڈت جی کو بُلا کر کہا کہ آپ لوگوں میں بہت ہی عالم فاضل اور عقل مند مشہور ہیں مَیں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کے علم سے مجھے بھی کچھ فائدہ پہنچے، آپ جانتے ہیں کہ مجھے اپنے گھوڑے سے کِس قدر محبت ہے۔ مَیں یہ چاہتا ہوں کہ یہ گھوڑا لوگوں کی طرح باتیں کرنے لگے، پس آپ اسے باتیں کرنا سکھا دیں۔ اور اگر آپ اسے نہ سکھا سکے تو پھر مَیں آپ کو قتل کروا دوں گا۔

پنڈت بادشاہ کا عجیب و غریب مطالبہ سُن کر بہت سٹپٹایا۔ مُنہ لٹکائے ہوئے گھر پہنچا۔ غم کے مارے غریب کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمر دوہری ہوئی جا رہی تھی۔ گھر پہنچا تو اس کی لڑکی نے پوچھا ابّا آج اِس قدر کیوں مغموم ہیں۔ پنڈت نے بیٹی کو بادشاہ کا عجیب و غریب مطالبہ بتایا کہ بادشاہ یہ چاہتا ہے کہ مَیں اس کے گھوڑے کو بولنا سکھا دوں، اور تم اچھی طرح جانتی ہو کہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ گھوڑے کو باتیں کرنا سکھائے۔ مَیں بادشاہ کے اس مطالبہ کو کسی صورت پُورا نہیں کر سکتا اور بالآخر بادشاہ مجھے قتل کروا دے گا۔

پنڈت کی بیٹی بولی، ابّا جان آپ بالکل فکر نہ کریں۔ آپ کل ہی بادشاہ کے پاس جائیں اور اسے کہیں کہ بادشاہ سلامت مَیں آپ کے گھوڑے کو باتیں کرنا سکھلا دوں گا مگر آپ جانتے ہیں اس پر کچھ وقت لگے گا اِس لئے آپ مجھے اپنا گھوڑا سات سال کے لئے دے دیں اس عرصہ میں مَیں آپ کے گھوڑے کو باتیں کرنا سکھلا دوں گا۔

پنڈت اپنی بیٹی کی بات سُن کر کہنے لگا کہ پگلی کہیں کی یہ تو بتاؤ کہ سات سال میں گھوڑے کو کیسے باتیں کرنا سکھا سکوں گا یہ تو ممکن ہی نہیں کہ حیوان بھی انسانوں کی طرح باتیں کرنے لگ جائے۔

لڑکی بولی! سات سال کا عرصہ بڑا لمبا عرصہ ہوتا ہے اور کسے معلوم کہ اس عرصہ میں کیا سے کیا ہو جائے گا ممکن ہے اس عرصہ میں بادشاہ ہی فوت ہو جائے۔ اِس لئے آپ اس کی فکر نہ کریں اور بادشاہ سے کہہ دیں کہ مَیں آپ کا مطالبہ پورا کر دوں گا۔

پنڈت بادشاہ کے پاس گیا اور کہنے لگا بادشاہ سلامت مجھے آپ کا فیصلہ منظور ہے مَیں آپ کے گھوڑے کو باتیں کرنا سکھلاؤں گا، مگر آپ جانتے ہیں کہ یہ کام کچھ وقت لے گا اِس لئے مہربانی کرکے یہ گھوڑا سات سال کے لئے میرے حوالے کر دیں اِس عرصہ میں اسے اچھی طرح باتیں کرنا سکھلا دوں گا۔

بے وقوف بادشاہ پنڈت کی بات سُن کر بہت ہنسا اور کہنے لگا خوب، یہ رہا گھوڑا اسے لے جاؤ اور سات سال اپنے پاس رکھو۔

پنڈت کی عقلمند بیٹی کا خیال درست تھا۔ سات سال سے پہلے بے وقوف بادشاہ کا خاتمہ ہو گیا اور پنڈت بادشاہ کے خوبصورت گھوڑے کا مالک بن گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُھن رے دُھنیاں اپنی دُھن

(محترم حکیم سیّد عبد الھادی صاحب۔ ربوہ)

تانت یہ کہتا تُن تُن تُن | جی لگا کے رُوئی دُھن
ہار نہ ہمّت میری سُن | دیکھ نہ کہیں لگ جائے گھُن

دُھن رے دُھنیاں اپنی دُھن

دیکھ یہ پُنبہ[1] ہے اس کا | جو ہے بندہ اللہ کا
ہو نہ گندہ اور مَیلا | کان لگا کے اس کو سُن

دُھن رے دُھنیاں اپنی دُھن

جا کے کہہ دے جُلاہے سے | شال دوشالہ تہہ کرلے
تقویٰ کی رُوئی لے کر کے | نیکی کی چادر پہلے بُن

دُھن رے دُھنیاں اپنی دُھن

---

[1] رُوئی ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لعل جواہر سب ہیں بکھڑے ہیرے کے بھی کچھ ہیں ٹکڑے
دِل سے مٹا سب دُکھ کے جھگڑے انمول موتی پہلے چُن

دُھن رے دُھنیاں اپنی دُھن

جو کچھ ہے یاں سب تیرا جس کو کہتے ہیں سب میرا
ہے نظر کا یہ سب پھیرا کان لگا کے پھر تُو سُن

دُھن رے دُھنیاں اپنی دُھن

جو کچھ تُو یاں بوئے گا وہی تُو اِک دن کاٹے گا
نیکی کا بدلہ پائے گا کرلے تو کچھ جگ میں پُن

دُھن رے دُھنیاں اپنی دُھن

نیکی بُن اور نیکی چُن یاد کریں سب تیرا گُن
برسیں تجھ پر لاکھوں ہُن ہادی کی نصیحت سُن

دُھن رے دُھنیاں اپنی دُھن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کی خبریں

جلسہ سیرت النبیؐ

۲۷۔ اپریل بروز جمعرات مجلس خدام الاحمدیہ خان پور (اور مجلس اطفال الاحمدیہ خان پور) کے زیرِ اہتمام "سیرت النبیؐ" کا جلسہ کیا گیا۔ کارروائی کا آغاز مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد کیا گیا اور جلسہ رات گئے تک جاری رہا۔ جلسہ میں دو اطفال نے اپنے اپنے مضمون پڑھے۔ ان کے نام یہ ہیں :۔ عبدالاکبر۔ ملک تنویر احمد۔ ان کے علاوہ ملک ضیاء الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ خان پور، حیدر قریشی صاحب قائد مجلس۔ بشارت احمد صاحب معتمد مجلس۔ ملک حفیظ احمد صاحب اعوان۔ ملک حکیم الدین صاحب اور صدر جلسہ خان ضیاء الحق خاں صاحب نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

مسجد کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ دعا سے قبل اطفال میں کھانے کی گولیاں تقسیم کی گئیں۔ صدرِ جلسہ خان ضیاء الحق خاں صاحب نے خان پور کے خدام اور اطفال کی کارکردگی سے خوش ہو کر بچوں کو انعامات کی شکل میں دینے کی غرض سے قائد صاحب کو پانچ روپے بطور عطیہ دیئے۔

آخر میں پاکستان کی سلامتی، اسلام کی ترقی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی دعائیں مانگی گئیں۔ اطفال کی حاضری $\frac{10}{13}$ اور خدام کی $\frac{14}{19}$ تھی۔ اس کے علاوہ انصار اور غیر از جماعت احباب نے بھی جلسہ میں شمولیت فرمائی۔ کُل تعداد ۳۱ تھی۔ جلسہ کے اختتام پر عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گئی۔

(ملک تنویر احمد سیکرٹری عمومی
مجلس اطفال الاحمدیہ خان پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس اطفال الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن کا اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن کا ایک روزہ اجتماع ۲۳ جنوری کو منعقد ہوا۔ مرکز سے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شمولیت فرمائی۔ تلاوتِ قرآن پاک سے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا جو مکرم مسعود اقبال صاحب نائب قائد مقامی نے کی۔ تلاوت کے بعد محترم صدر صاحب نے عہد دہرایا عہد کے بعد مکرم قائد صاحب مقامی نے مختصراً اجتماع کے انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے یہ سب کچھ ہو سکا اور پھر محترم صدر صاحب سے اس اجلاس کے افتتاحی خطاب کی درخواست کی۔

محترم صدر صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ تک خدام و اطفال سے خطاب فرمایا اور نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے خاص طور پر اطفال سے مخاطب ہو کر تلقین فرمائی کہ کبھی بھی کوئی چیز اس کے مالک کی اجازت کے بغیر نہیں لینی چاہیئے خواہ وہ چیز کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو۔ آپ نے اسی بات کو دو مثالوں کے ساتھ واضح کر دیا۔ پہلی یہ کہ ایک مرتبہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جب چھوٹی عمر کے تھے کہ ان کے گھر کچھ صحابہ باہر دیہات سے مسواکیں اُتار کر لے آئے۔ حضورؓ نے ایک، مسواک لے کر دانتوں پر کرنا شروع کر دی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علم ہوا تو آپ نے صحابہ کو بُلوا کر سختی سے پوچھا کہ آپ نے جس درخت سے یہ مسواک اُتاری تھی کیا اس درخت کے مالک سے پہلے اجازت لے لی تھی۔

دوسرا واقعہ ایک غیر احمدی مولوی صاحب کا ہے جو کہ قادیان میں ایک صحابی کے ہاں قیام پذیر تھے۔ دونوں ایک دن ایک گلی میں سے گزر رہے تھے تو غیر احمدی مولوی صاحب نے ایک کچّے مکان کی چھت پر سے ایک کانے کا چھوٹا سا چھلکا اُتار کر اس سے اپنے دانت صاف کرنے شروع کر دیئے اور پھر صحابی سے یہ دریافت کیا کہ آپ نے احمدیت قبول کر کے اپنے میں کیا تبدیلی پائی ہے۔ صحابی نے جواباً فرمایا کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے ہم بھی آپ کی طرح دوسروں کی چھتوں سے تنکے ان کی اجازت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بغیر اُٹھا لیتے تھے مگر احمدیت نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ اب ہم کوئی چیز اس کے مالک کی اجازت کے بغیر نہیں لے لیتے۔

صدر صاحب نے خطاب کے بعد دعا فرمائی اور پھر اس کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی اور ورزشی مقابلے شروع ہو گئے۔ سب سے پہلے اُونچی چھلانگ، لمبی چھلانگ، رسّہ کشی اور سَو گز کی دوڑ کے مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد ہر دو معیار کے باری باری مقابلے ہوئے۔ یہ کُل چار مقابلے تھے جن میں سے ہر ایک مقابلہ میں پندرہ سے بیس اطفال نے خوب جوش و خروش سے حصّہ لیا اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔

سَو گز کی دوڑ کے بعد امانت بلاک اور دیانت بلاک کی ٹیموں کے درمیان فٹ بال کا مقابلہ ہُوا۔ اِس میچ میں دونوں ٹیموں نے خوب جان دار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ دونوں طرف سے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کی تاہم امانت بلاک کا پلّہ بھاری رہا اور وہ دو گول سے جیت گیا۔ یہ دونوں گول نبیل داؤد نے کئے۔ ریفری کے فرائض عبدالباسط قریشی (خادم) رحمان پورہ اور محترم جمیل۔ اے رشید (انصار) گلبرگ نے ادا کئے۔ فٹ بال میچ سے فارغ ہو کر کھانے کا پروگرام تھا جس کے لئے مسجد کے صحن میں انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کا انتظام اجتماعی طور پر مجلس کی طرف سے کیا گیا تھا جس کے لئے خدام سے ایک روپیہ اور اطفال سے ۵۰ پیسے کے حساب سے عطیہ وصول کیا گیا کھانے سے فارغ ہو کر سب خدام و اطفال نے نمازِ ظہر و عصر ادا کی۔

کھانے کے وقفہ کے دوران ہی قائد صاحب نے میوزیکل چیئرز کا مقابلہ کروایا جس میں صرف معیار صغیر کے اطفال کو شامل کیا گیا۔ اس میں رانا حکیم احمد اوّل بشیر احمد دوم اور محمد اسلم سوم رہے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد علمی مقابلے شروع ہوئے۔ خدام کے پروگرام مسجد کے اندر ہو رہے تھے اِس لئے اطفال کے لئے مسجد کے لان میں انتظام کیا گیا۔ علمی مقابلوں میں تقریری مقابلہ اور بیت بازی شامل ہے۔ پہلے بیت بازی کا مقابلہ شروع ہُوا۔ یہ مقابلہ دونوں بلاکوں کے کُل اطفال کے درمیان ہُوا لیکن دیانت بلاک زیادہ دیر تک نہ چل سکا اور امانت بلاک اوّل قرار پایا۔ انفرادی طور پر شاہد ندیم چوہان نے سب سے زیادہ اشعار بولے۔ دوسرے نمبر پر طاہر سمیع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہان نے بولے۔ یہ مقابلہ تقریباً بیس ۲۰ منٹ تک جاری رہا۔

بیت بازی کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔ اس کے لئے پہلے سے چار عنوانات پروگرام میں چھپے ہوئے تھے۔ وقت تین تا پانچ منٹ کا تھا۔ اس میں چھ اطفال نے حصّہ لیا۔ شاہد ندیم چوہان اوّل، مظفر احمد دوم اور رانا سلیم احمد سوم قرار پائے۔ پہلے دونوں طفل، حلقہ رحمانپورہ کے اور تیسرے جنرل ہسپتال کے تھے۔ تینوں نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ شاہد ندیم کی تقریر کافی اچھی تھی اس میں قرآنی آیات، احادیثِ نبویؐ اور کُتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارات و اشعار کے حوالہ جات بھی تھے۔

علمی مقابلوں کے بعد جھنڈا جنگ کروائی گئی اس میں بھی ٹیمیں امانت بلاک اور دیانت بلاک سے بنائی گئیں۔

قرعہ اندازی کے بعد جھنڈا دیانت بلاک کے کیپٹن کو دیا گیا اور باقی ٹیم اسکی حفاظت کے لئے اردگرد کھڑی ہو گئی۔ مخالف ٹیم نے دوسری طرف اپنے کیپٹن کی ہدایات کے مطابق صف بندی کر لی۔ وِسل ہونے پر جنگ شروع ہو گئی اور کافی دیر تک خوب جنگ ہوئی۔ دونوں ٹیموں نے جھنڈے کے لئے کوشش کی لیکن مقررہ وقت یعنی پندرہ منٹ کے اندر اندر امانت بلاک نے دیانت بلاک کے کیپٹن کو گِرا کر اس سے جھنڈا چھین لیا۔ اِس طرح پر امانت بلاک کامیاب ہو گیا۔ یہ مقابلہ بہت ہی دلچسپ رہا۔

کلائی پکڑنا اور تین ٹانگوں کی دوڑ کے مقابلے وقت کی تنگی کی وجہ سے نہ کرائے جا سکے۔

حلقہ جات کی پوزیشن اِس طرح رہی:-

۱	رحمان پورہ	۲۸ پوائنٹ	اوّل
۲	جنرل ہسپتال	۱۶ "	دوم
۳	وحدت کالونی	۱۴ "	
۴	گلبرگ	۱۲ "	
۵	سوسائٹی	۹ "	
۶	اچھرہ	۸ "	
۷	مسجد ماڈل ٹاؤن	۷ "	

خدام کے علمی مقابلے ختم ہونے پر اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی جس میں تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد انعامات تقسیم ہوئے۔ محترم صدر صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم کئے۔ اوّل، دوم اور سوم آنیوالے اطفال و بلاکس کو انعامات دیئے گئے۔ بلاک اوّل کو رننگ ٹرافیاں دی گئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے انعامات حاصل کرنے والوں کو مبارک باد دی اور پھر دعا کے بعد انتہائی کامیاب اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کے موقع پر انعامات حاصل کرنے والے اطفال کے نام درج ذیل ہیں:-

علمی مقابلے

۱ - تقریری مقابلہ

اوّل - شاہد ندیم چوہان رحمان پورہ

دوم - مظفر احمد "

سوم - رانا سلیم احمد جنرل ہسپتال

۲ - بیت بازی (انفرادی)

اوّل - شاہد ندیم چوہان -

دوم - طاہر سمیع چوہان

ٹرافی - امانت بلاک

ورزشی مقابلے

۱ - اونچی چھلانگ

معیار صغیر:- اوّل محمد ضرار رحمان پورہ

دوم فائز احمد "

معیار کبیر:- اوّل لیاقت علی وحدت کالونی

دوم طاہر سمیع چوہان رحمان پورہ

۲ - لمبی چھلانگ

معیار صغیر:- اوّل مظفر احمد رحمان پورہ

دوم محمد ضرار "

معیار کبیر:- اوّل مبشر احمد دوم لیاقت علی وحدت کالونی

۳ - دوڑ

معیار صغیر:- اوّل مقصود اے رشید گلبرگ

دوم فیض الحمید "

معیار کبیر:- اوّل محمود اے رشید "

دوم عبد اللطیف رحمان پورہ

۴ - فٹ بال اجتماعی

اوّل - امانت بلاک (ٹرافی) کیپٹن عبد اللطیف قریشی

دوم - دیانت بلاک " لیاقت علی

۵ - رسہ کشی

اوّل - امانت بلاک (ٹرافی) کیپٹن طاہر سمیع چوہان

دوم - دیانت بلاک " لیاقت علی

۶ - میوزیکل چیئرز

اوّل رانا حکیم احمد جنرل ہسپتال

دوم بشیر احمد ماڈل ٹاؤن

سوم محمد اسلم گلبرگ

۷ - جھنڈا جنگ

اوّل امانت بلاک (ٹرافی) کیپٹن شاہد ندیم

دوم دیانت بلاک " فہیم احمد

بہترین حلقہ:-

۱ - رحمان پورہ اوّل قریشی عبد اللطیف سیکرٹری عمومی (ٹرافی)

۲ - جنرل ہسپتال دوم

صوفی محمد اکرم ناظم اطفال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماچس کی کہانی

تم سے کوئی آگ جلانے کے لئے کہے تو تم انگیٹھی میں کوئلے ڈال کر نیچے کاغذ رکھو گے اور ماچس کی تیلی گھس کر کاغذ جلا دو گے۔ لیکن جب ماچس نہیں بنی تھی اُس وقت لوگ کس طرح آگ جلاتے تھے؟ — شہروں میں رہنے والے بچّوں کو یہ سُن کر تعجّب ہو گا کہ ماچس کی ایجاد سے پہلے ہر گھر میں آگ کو سنبھال کر رکھا جاتا تھا اور اسے بُجھنے نہیں دیا جاتا تھا ہر روز رات کو آگ حفاظت کے ساتھ راکھ میں دبا دی جاتی اور صُبح اُٹھ کر بچی کُھچی چنگاریوں سے پھر نئی آگ سُلگا لی جاتی۔ اگر کبھی آگ بُجھ جاتی تو لوگ پڑوسی کے ہاں سے تھوڑی سی آگ مانگنے جایا کرتے تھے۔

کِسی کو اگر آگ نہ ملتی تو پھر آگ جلانے کا ذریعہ صرف چقماق پتھر ہی تھا۔ چقماق پتھر کو رگڑنے سے چنگاری پیدا ہوتی ہے۔ لوگ اس پتھر کو بڑی احتیاط سے رکھتے تھے۔ ہزاروں سال تک انسان اسی طرح آگ اور چقماق پتھر کی حفاظت کرتا رہا۔

دو سو سال ہوئے کہ لوگوں نے آگ جلانے کے نئے طریقے معلوم کئے ان میں سے ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ لوگ اپنے پاس ایک بوتل میں بہت سا گندھک کا تیزاب رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ لکڑی کی کچھ تیلیاں ہوتی تھیں جن پر پوٹاش لگی ہوتی تھی۔ جب اِن تیلیوں کو تیزاب میں ڈبو کر نکالتے تو اس سے شعلہ پیدا ہوتا تھا۔

تقریباً سوا سو سال ہوئے برطانیہ کے ایک شخص لُوسی فرنے ماچس تیار کی۔ ماچس کی تیلی پر گندھک، پوٹاش اور فاسفورس کا مرکّب لگا ہوُا تھا۔ اس تیلی کو کسی کھُردری سخت چیز یا پتھر پر رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی تھی۔ بعد میں لُوسی فرنے کاغذ کے ایک ٹکڑے پر بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح کا مسالا لگایا۔ تیلی کو اس کاغذ پر رگڑنے سے فوراً آگ جل جاتی تھی۔ مگر اِس ماچس میں یہ خرابی تھی کہ کبھی کبھی دو تیلیاں آپس کی رگڑ سے بھڑک اُٹھتی تھیں اور کبھی تو گرمی سے ماچس کی تیلی میں خود بخود آگ لگ جاتی تھی۔ اِن خرابیوں کی وجہ سے لوگ ماچس اپنے پاس رکھتے ہوئے ڈرتے تھے۔ (باقی آئندہ)

---

*زبانی یاد کروا کر ۳۰ر جون کو ہونے والے امتحان میں شریک کریں۔ سو فیصدی نمبر لینے والے بچّے کو مرکز سے سند ملے گی۔ اس رسالہ کی قیمت چالیس پیسے ہے۔

(۳)

قائدینِ مجالس متوجّہ ہوں

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری بابت ماہ اپریل ۱۹۷۲ء مرکز میں جلد از جلد ارسال کریں۔ جن مجالس کے پاس رپورٹ فارم ختم ہو چکے ہوں وہ فوراً مرکز میں شعبہ اطفال کو خط لکھ کر حاصل کریں۔

مہتمم اطفال
خدّام الاحمدیہ مرکزیّہ

مجلسِ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

مرکزی امتحانات اطفال

تمام اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ امسال ان کے سالانہ مرکزی امتحانات ۱۴ر ظہور ۱۴ر اگست کو ہوں گے۔ والدین۔ قائدین و ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ بچّوں کو "کامیابی کی راہیں" نصاب کی پوری تیاری کرا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ قیمت کتب درج ذیل ہے:-

۱۔ پہلا حصّہ (ستارہ اطفال) ۳۵ پیسے
۲۔ دوسرا حصّہ (ہلال اطفال) ۶۰ پیسے
۳۔ تیسرا حصّہ (قمر اطفال) ۷۵ پیسے
۴۔ چوتھا حصّہ (بدر اطفال) ایک روپیہ

• مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت دو روپے ۵۰ پیسے
• پندرہ (۱۵) روپے یا زائد کی کتب منگوانے پر دس فیصد رعایت ہو گی۔
• ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہے۔

(۲)

احمدی والدین سے گذارش

رسالہ "یاد رکھنے کی باتیں" کا امتحان ۳۰ر جون بروز جمعہ ہو گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمام احمدی والدین اپنے بچّوں کو یہ رسالہ*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّیوں کا صفحہ

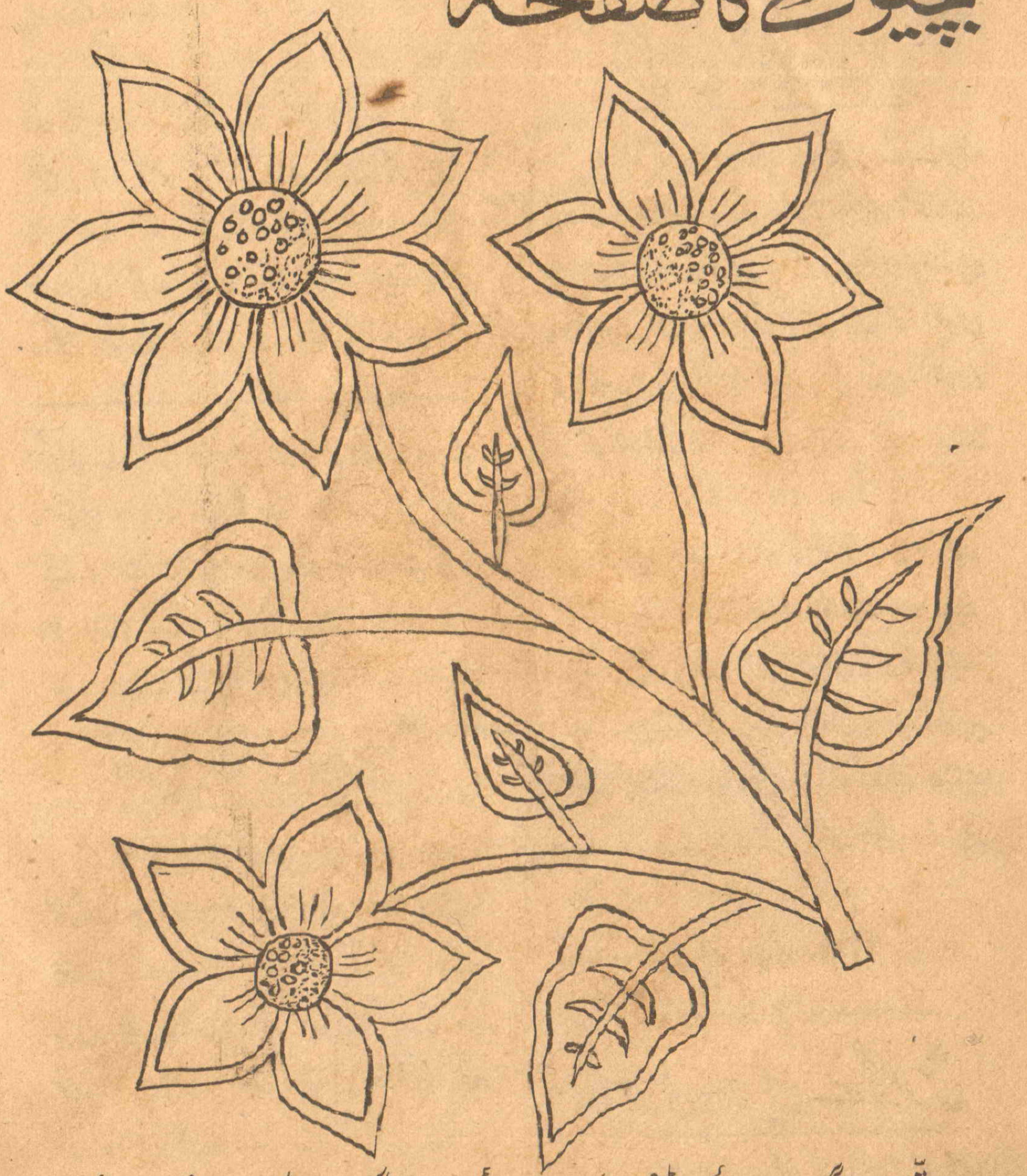

پتّے سبز رنگ سے بنائیں ٹہنیاں بھی سبز بنائیں۔ اور اگر پسند کریں تو نسواری رنگ سے بنائیں۔ پھول سُرخ رنگ سے۔ اور ان کے درمیان پیلے اور کالے شیڈ لگائیں۔ تکیے اور انگیٹھی پوش کے لئے بہترین پھول ہے ؂

(عذرا شمیم اختر۔ راولپنڈی)

Monthly Tash-heezul-Azhan Rabwah

June 1972 Ihsan 1351 S.H. Regd. No L 7128

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

ایک بلند پایہ علمی رسالہ ہے جو جماعت کے نوجوانوں کے لئے ہر ماہ قیمتی معلومات مہیا کرتا اور انہیں مجالس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ایک ایک ممبر کو یہ رسالہ خود خرید کر پڑھنا چاہئے۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے۔

خط و کتابت کا پتہ

مینجر رسالہ خالد۔ ایوان محمود۔ ربوہ

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

بچوں کا وہ پیارا رسالہ جس کے لئے ہزاروں بچے بڑی بے تابی سے منتظر رہتے ہیں۔ خود بھی خریدئے اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور عزیزوں کے نام بھی جاری کروائیے۔ تشحیذ کا ہر شمارہ ان کے لئے ایک یادگار تحفہ ثابت ہو گا۔

سالانہ چندہ پانچ روپے

خط و کتابت کا پتہ

مینجر تشحیذ الاذہان۔ ایوان محمود۔ ربوہ

طابع ناشر حضرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا